خطبہ جمعہ

دعاؤں کا صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں۔ دلی جوش چاہئے اور رقت اور گریہ بھی ہو

اضافۂ علم و معرفت، طہارت و پاکیزگیٔ نفس، بیماریوں سے شفا یابی، مصائب سے محفوظ رہنے، محبت الٰہی اور گناہوں سے نجات اور بخشش کے حصول کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف ادعیۂ مبارکہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۴ر جولائی ۲۰۰۰ء ۱۴ر وفا ۱۳۷۹ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُوْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ دعاؤں کا جو سلسلہ ایک لمبے عرصے سے جاری ہے اس میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون شروع ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں اس کا آغاز ہوا تھا اور ابھی یہ جاری ہے آگے اللہ بہتر جانتا ہے کب تک جاری رہے گا۔ کچھ اس میں الہامی دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھائی گئیں۔

سب سے پہلے اضافۂ علم و معرفت کے لئے جو دعائیں ہیں ان میں سے یہ الہامی دعا سناتا ہوں۔ ۷ر جون ۱۹۰۶ء کو یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَكَ الْكُلِّيَةَ کہ اے میرے رب! مجھے وہ انوار دکھا جو محیط کل ہوں۔ اس کا ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا ہے۔ دوسری ہے ۱۹۰۶ء کے الہامات میں یہ دعا کہ رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا هُوَ خَيْرٌ عِنْدَكَ کہ اے میرے رب! مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ پھر ۲۰ر جولائی ۱۹۰۷ء کو یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ کہ اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھا۔ اس دعا کو میں عموماً اس طرح ملا کے پڑھا کرتا ہوں کہ رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ یہ دونوں اکٹھی میں نے تجربہ کیا ہے طلباء کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی یہ اکٹھی پڑھنی بہت مفید رہتی ہیں۔

توفیق فہم و علم کی دعا۔ حقیقۃ الوحی میں یہ دعا درج ہے وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبَّنَا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ وَهَبْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ فَهْمَ الدِّيْنِ الْعَظِيْمِ وَعَلِّمْنَا مِنْ لَّدُنْكَ عِلْمًا۔ (حقیقۃ الوحی ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸)۔ ترجمہ: اور سوائے اللہ کے فضل کے مجھے کوئی توفیق اور طاقت نہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرما اور اپنے حضور سے ہمیں راستہ کا فہم عطا فرما اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

سیدھے راستہ کی طرف ہدایت اور راستہ کا فہم یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ سیدھے رستہ پر چلنا تو اور بات ہے لیکن اس کی اونچ نیچ سے واقف ہونا اور اس کا فہم کہ کیسے رستہ پر قدم اٹھانے چاہئیں یہ زائد ساتھ دعا شامل کی گئی ہے اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

طہارت و پاکیزگی کی دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریباً ۱۸۹۷ء میں تحریر فرماتے ہیں: ”عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہوئے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوئے جن میں ایک کا نام خیراتی تھا۔ وہ تینوں زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی رَبِّ اَذْهِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَطَهِّرْنِیْ تَطْهِيْرًا ۔ اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ صاحب نے آمین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ صاحب کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان سے ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی تھی“۔(نزول المسیح ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۴،۲۱۵)۔ اب یہ تحریر ۱۸۹۷ء کی ہے اور مولوی عبداللہ صاحب کی وفات ۱۵ر فروری ۱۸۸۱ء ہے۔

مصیبت اور بیماری سے نجات کی الہامی دعا۔ اندازاً ۱۸۸۰ء کی بات ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت قولنج خونی پیچش کی حالت میں سولہ دن گزر گئے کیونکہ یہی بیماری ایک اور شخص کی آٹھویں دن جان لے چکی تھی اس لئے گھر والوں نے مایوس ہو کر آپ پر سورۃ یٰسین بھی تین مرتبہ پڑھ دی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ”جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی“۔ چنانچہ الہام کے مطابق حضور نے دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی تھی ہاتھ ڈال کر یہ کلمات پڑھ کر سینہ دونوں ہاتھوں اور منہ پر پھیرے۔ حضور فرماتے ہیں: ”مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے یہاں تک کہ سولہ دن کے بعد بیماری بکلّی چھوڑ گئی“۔(تریاق القلوب۔ صفحہ ۳۶،۳۷)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الفاظ میں اللہ کا شکر کرتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے اے اللہ رحمتیں بھیج آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔

شفاء مرض کی ایک اور دعا۔ ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا ورد کیا جائے يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ ۔ یعنی اے حفاظت کرنے والے، اے عزت والے اور غالب اے دوست اور ساتھی۔

موذی بیماری سے شفا کی دعا۔ ۲۷ر جنوری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں رخسار پر ایک آماس سا نمودار ہونے سے بہت تکلیف ہوئی۔ دعا کرنے پر یہ فقرات الہام ہوئے جن کے دم کرنے سے فوراً صحت ہوئی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِی ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِی ، بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ . يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ يَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ ۔ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔ اے حفاظت کرنے والے اے عزت و غلبہ والے ساتھی۔ اے دوست مجھے شفا دے۔

مرض سے شفا کی ایک اور دعا۔ ۱۹۰۶ء میں بیماری کی حالت میں یہ دعا الہام ہوئی اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ ۔ کہ اے میرے رب مجھے اپنی طرف سے شفا عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

مصیبت سے بچنے کی دعا۔ ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویا میں دیکھا کہ آگ دھواں اور چنگاریاں اڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔ اس حال میں آپ یہ دعا پڑھ رہے ہیں یا حَیُّ یا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔ اِنَّ رَبِّی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ اے زندہ اور ہمیشہ قائم ودائم رہنے والی ہستی میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

مال میں برکت کی دعا۔ ۴؍مارچ ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا کہ آپ روپوؤں سے بھرا ایک کاغذی تھیلا سفید رومال میں باندھ رہے تھے اور بطور الہام یہ دعا زبان پر جاری ہوئی۔ رَبِّ اجْعَلْ بَرَکَةً فِیْهِ۔

اس سلسلہ میں یاد رکھیں جو بیماری سے شفا کی دعائیں بتلائی گئی ہیں ہر بیماری سے شفا ممکن ہے سوائے مرض الموت کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لِکُلِّ دَاءٍ دَوَآءٌ اِلَّا الْمَوْتَ۔ تو یہ خیال کرنا کہ ہم ہر دوا سے موت کو ٹال دیں گے یہ بالکل جھوٹ ہے، یہ وہم ہے محض۔ موت ایک ایسی تقدیر ہے جو لازماً آنی ہے اور وہ انسان کو حقیقی انکساری اور اللہ کے خوف کا سبق دیتی ہے۔

مال میں برکت کی دعا کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جب بھی خدا کوئی مال عطا فرمائے تو ضرور اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے ورنہ کثیر مال بھی بغیر برکت کے یونہی ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور ضائع ہو جاتا ہے۔ انسان خود ضائع نہ کرے تو اولاد ضائع کر دیتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ مال خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو جب بھی اللہ عطا فرمائے اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے۔

برکت کی ایک اور دعا۔ قریباً ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر ایک طرف برکت کے حصول کی دعا سکھلائی اور پھر کمال لطف واحسان سے اس کے منظور ہونے کی خبر بھی عطا فرمائی۔ یہ بات براہین احمدیہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ میں درج ہے۔ دعا یہ ہے کہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُ مَا کُنْتُ۔ کہ اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض وِرد اور دعائیں جو نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکلات میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمائیں وہ ایک دعا یہ ہے۔ آپ کے خط کا اقتباس یہ ہے: آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم چار دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں"۔

(مکتوبات احمد جلد ہفتم حصہ اول صفحہ ۳۲)

ایک بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد رکھنی چاہئے کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ نماز میں دعا نہ کی جائے اور جب سلام پھیر دیا جائے تو پھر دعائیں کی جائیں۔ یہی دستور ہے لیکن نماز کے بعد چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، دن رات دعائیں کی جاتی ہیں اور کرنی چاہئیں۔ تو یہی مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معلوم ہوتی ہے کہ دعا میں محض نماز کی دعاؤں پر انحصار نہ کریں بلکہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۰ میں یہ روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی مشکلات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ "استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں ......یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغِیْثُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھو۔ ترجمہ: (یہ مرتب کا ترجمہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ترجمہ نہیں)۔ "اے زندہ اور قائم رہنے والے خدا میں تیری رحمت سے تیری مدد چاہتا ہوں۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے"۔

اسم اعظم کے متعلق پہلے بھی میں نے بیان کیا تھا کہ مختلف اسماءِ اعظم بیان ہوئے ہیں اور ان میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو سکھایا گیا "رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ" ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۶؍نومبر ۱۹۰۲ء کو تحریر فرمایا: "رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا یہ آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کہ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی"۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنے مختلف رفقاء کو اپنے خطوط میں رکوع اور سجود میں اور قیام میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بتکرار صدق دل تذلل وعجز سے یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

(مکتوبات جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۳۸)

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک دفعہ مجھے بھی اسی طرح تین بھینسے خواب میں دکھائی دئے جو باری باری حملہ کرتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کسی گہری بیماری سے نجات کی خوشخبری تھی اور پہلے دو تو حملہ کر کے پھر ایک طرف رخ کر کے چلے جاتے ہیں اور آخری پیچھے پڑتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اپنے سینگوں پہ اٹھا لے گا۔ اسی خواب میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم ومغفور کو بھی میں نے دیکھا وہ ساتھ ہیں یعنی اس وقت دکھائی دے رہے ہیں جس کے بعد وہ جو بلا تھی وہ ٹل گئی اور منصور نام میں جو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نصرت فرمائے گا یہ خوشخبری بھی ساتھ ہی عطا ہو گئی۔

درود شریف اور استغفار کی تلقین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم کے نام ایک خط میں نصیحت فرمائی، بعد نماز مغرب وعشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھا کریں اور دلی محبت اور اخلاص سے پڑھیں، یہ نسبتاً لمبا خط ہے میں نے صرف چھوٹا سا اقتباس یہ لیا ہے۔ جو دعا سکھائی درود کی وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہ وہی دعا ہے جو التحیات کے وقت ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے۔ فرمایا یہی درود شریف پڑھیں اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارتِ رسول اللہ ﷺ کی ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت مؤثر ہے"۔ (مکتوبات جلد ۵ صفحہ ۷)۔ یہاں یہ جو ہے زیارتِ رسول ﷺ کی ہو جاتی ہے، زیارت پر بندے کا اپنا اختیار نہیں ہے۔ یاد رکھیں یہ دعا کرتے رہیں مداومت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ جب بھی احسان فرمائے گا تو زیارت ہو جائے گی۔

دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا دُرود شریف۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بِقَدْرِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَی الْاَبَدِ ۔(برکات الدعا ۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۰، ۱۱)۔ برکات الدعا میں یہ درج ہے۔ اے اللہ درود وسلام اور برکتیں بھیج آپ ﷺ اور آپ کی آل پر، اتنی زیادہ رحمتیں اور برکتیں جتنے ہم و غم اور حزن آپؐ کے دل میں اس امت کے لئے تھے اور آپؐ پر اپنی رحمتوں کے انوار ہمیشہ نازل فرماتا رہ۔

ایک دعا ہے تنہائی میں معیت مولا کی دعا۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے یہ دعا درج کی ہے: "اے میرے خدا میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں۔ اے میری پناہ، اے میری سپر، اے میرے پیارے مجھے ایسا مت چھوڑ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ میں میری روح سجدہ میں ہے"۔

پھر رضائے باری کے حصول کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک مکتوب میں حضور نے یہ دعا سکھائی: "دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو"۔

پھر جو دعا لکھی آپ نے سکھائی وہ یہ ہے: "اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں، میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمد جلد ۵ نمبر ۴ صفحہ ۵)

محبت الٰہی اور بخشش کی طلب کی دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک وفا شعار رفیق منشی رستم علی صاحب کے دلی دوست سُندر داس کی وفات کے جانکاہ صدمہ پر تعزیتی خط میں یہ تحریر فرمائی کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعائیں پڑھیں۔ معلوم ہوتا ہے کوئی بہت ہی نیک دل ہندو دوست ان کا فوت ہوا جس کا گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ ان کی تعزیت بھی فرمائی اور صبر کے لئے یہ دعا سکھائی یا اَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَادْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِیْنَ (مکتوبات

احمد جلد ۵نمبر ۳ صفحہ ۷۴)۔ اے ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل کرلے۔

یہاں پر "ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ یہ سمجھانے کے لئے کہ یہ دوست تو ایک دنیا کا انسان تھا، عارضی دوستی تھی، اس سے پیار بھی عارضی ہے ۔پس اللہ سے دل لگاؤ اور وہی ہے جو مستقل طور پر تمہاری حفاظت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخشے گا اور اپنے مخلص بندوں میں داخل فرمالے گا۔

محبت الٰہی سے بھری ہوئی ایک اور دعا۔ رَبِّ اِنَّكَ جَنَّتِيْ وَ رَحْمَتُكَ جُنَّتِيْ وَ آيَاتُكَ غِذَائِيْ وَفِعْلُكَ رِدَائِيْ۔ اے میرے رب بے شک تو ہی میری بہشت ہے اور تیری رحمت میری ڈھال ہے اور تیرے نشان میری غذا ہیں اور تیرا فعل میری رداء یعنی چادر ہے جس سے میں اپنے نفس کو، اپنے آپ کو ڈھانپتا ہوں۔(حقیقۃ الوحی ، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۱)

ایک دعائے بیعت توبہ کا عنوان ہے۔ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی روایت ہے کہ بیعت میں حضور علیہ السلام جب یہ الفاظ دوہراتے تو تمام آدمی رونے لگ جاتے اور آنسو جاری ہو جاتے کیونکہ حضرت صاحب کی آواز میں اس قدر گداز ہوتا تھا کہ انسان ضرور رونے لگ جاتے تھے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی یہ دعا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت توبہ میں شامل فرمایا ایسی تاثیر رکھتی ہے کہ اب بھی باوجود بار بار دوہرائے جانے کے یہی کیفیت سوز و گداز اکثر دیکھی گئی ہے۔ دعا یہ ہے: "اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں"۔ اس روایت کی مزید تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت ہوتی ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۴۳)۔ یہ دعا ہے رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوبِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔ اس دعا کے وقت اکثر مجھ پر بھی بہت گہری رقت طاری ہوا کرتی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ میں نے اس کو کنٹرول کیا کیونکہ ایک وہم سا پیدا ہوا کہ خدانخواستہ اس رقت میں بھی ایک دکھاوے کا پہلو نہ ہو اس لئے جہاں تک مجھے توفیق ملتی ہے میں اس دعا کے وقت ضبط کرتا ہوں اور یہ مراد نہیں کہ ہر شخص ضرور ہی ضبط کرے۔ بعض اوقات بے اختیار اس دعا کے وقت چیخیں نکل جاتی ہیں۔

ماہ رمضان کی محرومی سے بچنے کی ایک دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزہ کی توفیق چاہنے کے لئے دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: "ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یعنی فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت عطا فرمائے گا"۔

ایک بہت ہی دردناک دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میدان عرفات میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کو نصیحت کی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں یہ دعا ضرور پڑھیں یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے یہ دعا پڑھی جائے۔ ۱۸۸۵ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے قلم سے انہیں ایک دردانگیز دعا تحریر فرمائی۔ یہ جو اجازت ہے سفر سے پہلے منکسرانہ طریق ہے، دعا کی تحریک ہے ورنہ خدا کا حکم ہے اس میں کسی بندے کی اجازت کا کیا سوال ہے۔ یہ ایک مؤدبانہ منکسرانہ طریق ہے دعا کی تحریک کے لئے اور اس کے نتیجہ میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بھی ہمیں نصیب ہو گئی جو میں آپ کو اس خط میں سے پڑھ کے سناتا ہوں۔

دعا یہ ہے: "اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام مبارک کی انہی لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں"۔ یہاں لفظ مُقام نہیں پڑھنا چاہئے "مَقام" ہے مَقامِ محمود ہے۔ یہ ایک مرتبہ اور عزت کا مَقام ہے۔ اسے مُقامِ ابراہیم نہیں پڑھنا چاہئے۔ حضرت ابراہیمؑ جہاں کھڑے ہوئے تھے مَقامِ ابراہیم ہے اور مُصلّٰی مَقامِ ابراہیم کو بناؤ، نہ کہ اس جگہ کو جو فرضی طور پر حضرت ابراہیم کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ وہاں پتھر پر آپ کے پاؤں کا بھی نقش ہے۔ تو لفظ مُقام اور مَقام میں فرق یاد رکھیں۔ مُقام ایک مکان اور جگہ کو کہا جاتا ہے اور مَقام مرتبہ کو کہا جاتا ہے۔

"اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو تو اس مقام محمود کو انہی لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں"۔ نیز یہ ہدایت فرمائی کہ "آپ پر فرض ہے کہ انہی الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرتِ ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں"۔ چنانچہ حضرت صوفی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں ۹رذی الحج ۱۳۰۲ھجری مطابق ۱۹رستمبر ۱۸۸۵ء کو میدان عرفات میں یہ دعا پڑھی۔ آپ کے پیچھے اس وقت ان کے بائیس خدام اور عقیدتمند تھے جن میں حضرت صاحبزادہ عبدالمجید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ ایران، حضرت خان صاحب محمد امیر خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت صوفی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔

صوفی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے: "اے ارحم الراحمین ایک بندۂ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حُجّت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر۔ اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضا میں پہنچا اور نبی کریم ﷺ اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام اور برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین"۔ (الحکم ، ۶ر تا ۱۳ر اگست ۱۸۹۸ء)

گناہوں سے نجات کے لئے چند دعائیں۔ ایک یہ ہے: "یاالٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری رہنمائی کر"۔ افتادہ ہوں، گرا پڑا ہوں، خاک بسر ہوں میری رہنمائی کر۔ پھر ہے "ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہیں تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا"۔ پھر دعا ہے "میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تو آپ رحم فرما۔ مجھے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے"۔

گناہوں کی بخشش کے لئے ایک اور عاجزانہ دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب میں اگست ۱۸۸۵ء میں اس دعا کی طرف کمال انکساری سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا "یہ دعا اس عاجز کے معمولات میں سے ہے اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے"۔ نیز تحریر فرمایا کہ "مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کی فی الحقیقت دل کے کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولا کے انعام و اکرم کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں جوش دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی ہو"۔ دعا کا طریق حضور نے یہ بیان فرمایا "رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو "اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ تو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بغیر تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمد جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۳)

دعائے مغفرت اور انجام بخیر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دعا میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمائی تھی رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَصَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ وَ تَوَفَّنَا فِي أُمَّتِهٖ وَاتْبِعْنَا فِي أُمَّةٍ وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَ لِاُمَّةٍ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا فِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۱۰۸)۔ ترجمہ: ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو بخش دے جو ایمان

میں ہم سے سبقت لے گئے اور اپنے نبی اور حبیب محمدؐ اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج اور ہمیں امتی ہونے کی حالت میں موت دے اور اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں اپنے مومن بندوں میں لکھ لے۔

بعض اور دعائیں تذکرہ میں جو درج ہیں ان میں سے ایک یہ ہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اے اللہ رحم کر۔ پس اس کی تکرار بھی دل میں ایک خاص رقت پیدا کر سکتی ہے۔ پھر اردو میں یہی دعا ۴؍اپریل ۱۹۰۷ء کو الہام ہوئی "یا اللہ رحم، یا اللہ رحم"۔ ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ یُنْجِی مِنَ الْعَذَابِ ۔ اے میرے رب مجھ پر رحم فرما یقیناً تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔

ایک اور دعا رحمت و نصرت کی یہ ہے یعنی رحمت و نصرت طلب کرنے کی۔ وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ انْصُرْنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَرَبِّ اَیِّدْنِی مِنْ لَّدُنْكَ .رَبِّ اِنَّ قَوْمِی طَرَدُوْنِی فَاٰوِنِی مِنْ لَّدُنْكَ. رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ لَعَنُوْنِی فَارْحَمْنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ. اِرْحَمْنِی یا رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ. اِرْحَمْنِیْ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ . وَلَا رَاحِمَ اِلَّا اَنْتَ . اِنَّكَ اَنْتَ حُجَّتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ . تَوَکَّلْتُ عَلَیْكَ وَ اَنْتَ لَا تُضِیْعُ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۔

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۴)

اور مجھے کوئی توفیق نہیں سوائے اللہ کی توفیق کے۔ میرے رب اپنے حضور سے میری مدد فرما۔ میرے رب اپنے پاس سے میری تائید فرما۔ میرے رب میری قوم نے مجھے دھتکار دیا ہے پس تو مجھے اپنے حضور پناہ دے۔ اے میرے رب میری قوم نے مجھ پر لعنت و ملامت کی ہے پس اپنے پاس سے مجھے رحمت نصیب کر۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے مجھ پر رحم کر اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھ پر رحم کر کہ تیرے سوا کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ یقیناً تو ہی دنیا اور آخرت میں میری حجت ہے اور تو ہی ارحم الراحمین ہے۔ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تُو توکل کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔

پھر ایک عمومی دعا بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا جن کو نصیب ہوا ہے ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سکھائی ہے۔ رسالہ وصیت میں لکھی ہے۔ "میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔ آمین یارب العٰلمین"۔ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶)

"پھر میں دعا کرتا ہوں"۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "الوصیت" میں الفاظ درج ہیں۔ "پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا، قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے ہو چکے اور دنیا کے اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العٰلمین۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم، اے خدائے غفور رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں میں جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دل و جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے اور بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے ہیں اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین"۔

پھر تبلیغ رسالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا درج ہے۔ "میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں"۔

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۲۱)

پھر البدر جلد تین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ ہیں: "دعا تب کام کرتی ہے جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ولی بنا دیا جائے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ پھونک بھی اس آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے"۔ یہ بھی ایک بہت پیاری تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچی ہے کہ پھونک دور کے آدمی تک تو نہیں پہنچا کرتی، جو قریب کھڑا ہو اسی کو لگتی ہے۔ تو جو درجات کے لحاظ سے، قربت کے لحاظ سے پیارا ہو کسی کو اسی تک پھونک پہنچے گی۔ "وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اسی آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے۔ قرآن شریف میں ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور دل کی ہر ایک حالت کے لئے ایک ظاہری عمل کا نشان ضروری ہوتا ہے۔ جب دل پر غم کا غلبہ ہو تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو تب تک کچھ نہیں بنتا۔

(البدر جلد ۳ صفحہ ۴۱، ۴۲)